شعر6: بہے زمیں پہ جو تیرا لہو تو غم مت کر
اسی زمیں سے مہکتے گلاب پیدا کر

نثر: زمین پر اپنا لہو بہنے کا غم کرنے کے بجائے اس زمین سے مہکتے گلاب پیدا کر۔

تشریح: مجاز نوجوان نسل کو یہ سمجھا رہے ہیں کہ کسی اعلیٰ مقصد کی خاطر دی گئی قربانی کا غم نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس قربانی سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے حصولِ مقصد کی کوششیں جاری رکھنی چاہئیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اے نوجوان! زمین پر بہتا ہوا اپنا لہو دیکھ کر غمگین نہ ہو کیونکہ حصولِ مقصد کی خاطر اپنی جان اور اپنے لہو کا نذرانہ دینا شرفائے تاریخ اور بہادروں کا شیوہ رہا ہے۔ منزل کی لگن میں تیری جان قربان ہو رہی ہے تو یہ فخر کی بات ہے کیونکہ

جس دھج سے کوئی مقتل کو گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے' اس جاں کی تو کوئی بات نہیں

مجاز کہتے ہیں کہ اے نوجوان! اپنے بہتے ہوئے لہو کا غم چھوڑ۔ تو جس زمین کو اپنے خون سے سیراب کر رہا ہے۔ اس میں گلاب اُگانے کی کوشش کر۔ یعنی تو اپنی قربانی کو دل کا روگ بنانے کے بجائے اس مقصد کی تکمیل کی طرف متوجہ ہو جس کی خاطر تو نے قربانی دی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ کسی حسین خواب' کسی عظیم مقصد' کسی مقدس جدوجہد یا آزادی کی تحریک میں قربانیاں پیش کرنے والوں کی بڑی تعداد خواب کی تعبیر' مقصد کی تکمیل' جدوجہد کی کامیابی اور ملک کی آزادی کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ پاتی۔ ایک نسل قربانیاں دیتی ہے اور آئندہ نسلیں ان قربانیوں کا پھل کھاتی ہیں۔ تحریکِ پاکستان کے لاکھوں مجاہدین قیامِ پاکستان کے موقع پر شہید ہو گئے لیکن ان کے مقدس خون کے صدقے میں آج ہم آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں۔ مجاز کو بھی اُمید ہے کہ قربانی کا پھل نسلِ نو کو ضرور ملے گا۔ وہ نوجوان کو نصیحت کر رہے ہیں کہ قربانی کو ضائع نہ ہونے دے بلکہ کامیابی کے حصول تک جدوجہد جاری رکھے۔

مشقی سوالات

1: ''اجل بھی کانپ اُٹھے وہ شباب پیدا کر'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: شاعر نوجوانوں کو مشورہ دے رہا ہے کہ وہ موت سے ڈرنا چھوڑ دیں۔ اپنے شباب میں وہ جوش اور ولولہ پیدا کریں کہ موت خود ان کے ساتھ آنکھیں ملانے سے کترائے۔

2: ''صدائے تیشہ مزدور'' کا مفہوم دو سطروں میں بیان کیجیے۔

جواب: صدائے تیشہ مزدور کے لغوی معنی مزدور کے تیشے کی آواز ہے۔ یہ آواز مزدور کی مسلسل اور انتھک معاشی جدوجہد کی علامت ہے۔ صدائے تیشہ اور مزدور کی زندگی لازم و ملزوم ہیں۔ مزدور جب تک زندہ رہتا ہے' مشقت کرتا رہتا ہے یعنی تیشہ چلاتا رہتا ہے اور صدائے تیشہ اُبھرتی رہتی ہے۔

3: درج ذیل تراکیب کے معنی لکھیے اور انہیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

سنگ وخشت، چنگ ورباب، محفلِ انجم، خارزارِ جہاں، بے دست وپا۔

جواب: ○ سنگ وخشت: پتھر اور اینٹ، جہانِ تازہ سنگ وخشت سے نہیں افکارِ تازہ سے پیدا ہوتا ہے۔

○ چنگ ورباب: ستار اور سارنگی، چنگ ورباب کی دھن پر بے خود رہنا زندہ قوموں کا شیوہ نہیں۔

○ محفلِ انجم: ستاروں کی محفل، محفلِ انجم میں عروجِ آدم خاکی کا چرچا ہے۔

○ خارزارِ جہاں: کانٹوں بھری دنیا، عظیم لوگ خارزارِ جہاں میں پھول کھلاتے ہیں۔

○ بے دست وپا: عاجز، بے کس۔ بے دست وپا زلزلہ زدگان کی مدد کرنا ہمارا دینی، انسانی اور قومی فریضہ ہے۔

4: درج ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب کے ذریعے واضح کیجیے:

الفاظ	اعراب	الفاظ	اعراب.
برق وسحاب	بَرْق و سَحَابْ	چنگ ورباب	چَنْگ وَ رُبَابْ
انجم	اَنْجُمْ	اضطراب	اِضْطَرَابْ

5: ترا شباب امانت ہے ساری دُنیا کی
تو خارزارِ جہاں میں گلاب پیدا کر

اس شعر میں شاعر نے نوجوانوں کو بہت پاکیزہ اور تعمیری مشورہ دیا ہے۔ اس کی وضاحت تین چار سطروں میں کیجیے۔

جواب: شاعر نے نوجوانوں سے کہا ہے کہ ان کی صلاحیتیں بنی نوعِ آدم کی امانت ہیں۔ وہ ان صلاحیتوں کو صرف اپنی زندگی بہتر بنانے کے لیے ہی وقف نہ کر دیں بلکہ نوعِ آدم کی فلاح و بہبود اور خدمت کے لیے استعمال کریں۔ وہ اس کانٹوں بھری دُنیا میں محبت، ترقی، خوشحالی اور مساوات کے پھول کھلائیں اور اس کی بدصورتی کو خوبصورتی میں بدل دیں۔

6: ''نوجوان سے خطاب'' میں شاعر نوجوانوں کو کیا کیا پیغام دیتے ہیں؟

جواب: شاعر نے ''نوجوان سے خطاب'' نظم میں نوجوانوں کو پیغام دیا ہے کہ وہ آگ، بجلی اور بادل جیسا جلال پیدا کریں اور موت کے خوف کو بھی شکست دے دیں۔ وہ صدائے تیشہ مزدور کو اپنا نغمہ بنائیں اور دُنیا کو بدل ڈالیں۔ محفلِ انجم کو تسخیر کریں۔ کانٹوں بھری دُنیا میں گلاب کھلائیں۔ قربانیاں دے کر اس زمین کو پھولوں سے بھر دیں۔

7: اس نظم میں شاعر نے انقلاب کے حوالے سے کیا کیا باتیں کی ہیں؟ انہیں اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب: دیکھیے نظم کا مرکزی خیال۔

☆☆☆